

مولانا رشید احمد سوانی *

مولانا ابراہیم فانی ایک ہمہ جہت شخصیت

رفتہ و رفتہ من عالمے تاریک شد من بگر شمعہ چوں رفتہ بزم برہم مساختم
اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کائنات کو مختلف النوع مخلوقات سے مزین فرمایا ہے، وہاں انسان کے ذریعے اس کائنات کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کیونکہ انسان اشرف المخلوقات اور مرجع الخلاق ہے اور گردش دوران انسان ہی کے واسطے ہیں۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ سب انسان اوصاف کے اعتبار سے برابر نہیں۔ بعض انسان خوبیوں، صلاحیتوں، بہترین اخلاق اور عالی اوصاف کے مرکز ہوتے ہیں، ان سے انسان اس قدر متاثر ہو جاتا ہے کہ ان کی شخصیت دل پر اپنا نقش چھوڑ دیتی ہے۔

دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ نے ایسے جلیل القدر اور ہمہ جہت شخصیات تیار کی جن کی عزت و عظمت اور بلند کردار کی دنیا معترف ہے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک روشن کڑی اسلاف کی یادگار، زہد و تقویٰ کے پیکر، عظیم شاعر و مصنف، عالم باعمل، شیخ الحدیث حضرت مولانا ابراہیم فانی بھی تھے، کسی عظیم شخصیت کی خصوصیات اور اوصاف کو حیطہ تحریر میں لانا ایک دشوار کام ہے اور جتنی اس عظیم شخصیت کے ساتھ تعلق اور قرب ہوا اتنی ہی یہ دشواری بڑھ جاتی ہے چونکہ حضرت میرے ہمسایہ تھے، اور ان کے ساتھ گہرا تعلق بھی تھا۔ اسی لئے میں ان کے اوصاف اور کمالات کی کما حقہ تعبیر کرنے سے عاجز ہوں۔

الیس عجیبا ان وصفك معجز وان لسانی فی معالیک تذلع
مشہور ادیب ابن قتیبہ الدینوری نے اپنے مشہور زمانہ کتاب عیون الاخبار میں لکھا ہے ”الاصدقاء ثلاثہ صدیق کالغذاء لاتستغنی عنه وصدیق کالدواء تحتاج الیہ فی الضرورة وصدیق کالداء لاتحب القرب منه

یعنی دوست اور ہمدرد تین قسم کے ہیں، ایک وہ جو غذا کی طرح ہے، تم اس سے کبھی بھی مستغنی نہیں ہو سکتے دوسرا وہ ہے، جو دواء کی طرح ہے، ضرورت پڑنے پر تم اس کے محتاج ہوتے ہو اور تیسرا قسم وہ ہے جو بیماری کی طرح ہے کہ تم ان سے اپنے آپ کو بچاتے ہو اور اس کی نزدیکی پسند نہیں کرتے“

حضرت شیخ الحدیثؒ میرے لئے پہلے قسم کے ہمدردوں میں تھے، ان کی خصوصیات، کمالات اور خدمات کا ایک مختصر سے مضمون میں احاطہ کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے، حضرتؒ سے محبت کی بناء پر چند نقوش زیب قرطاس کرتا ہوں، یہ بات مقبول و مسلم ہے کہ جو بھی انسان اس دنیا میں آیا ہے بالآخر یہاں سے رخصت ہونا ہے اور مصرحاً کو اپنے محبوب سے جدا ہونا ہے، ابوالطیب الممتحنی کہتا ہے۔

وقد فارق الناس الاحبة قبلنا واعى دواء الموت كل طبيب
سبقنا الى الدنيا فلو عاش اهلها منعنا بها من جيئة وذهوب
تملكها الاتى تملك وفارقها الماضى فراق سليب

اور حضرت کعب بن زہیرؒ فرماتے ہیں:

وكل شخص وان طالبت سلامته يوماً على الة صدياء محمول

اور جو بھی انسان اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے، تو ان کے متعلقین کو صدمہ ہونا بھی ایک فطری امر ہے مگر بعض عالی اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا صدمہ خاندانی دائرہ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ قومی اور عالمی سطح پر محسوس کیا جاتا ہے، وہ اس شعر کا مصداق ہوتے ہیں۔

وكانا قيس هلكه هلكه واحد ولكن بنیان قوم تهدما

شیخ الحدیث ابراہیم فانی صاحبؒ ایسی ہی جامع شخصیت تھے، تواضع اور للہیت، تقویٰ اور پاکبازی میں سلف کا نمونہ تھے۔ علوم و فنون اور تصنیف میں کافی مہارت رکھتے تھے اور شعر و شاعری میں آپ کو ایک خاص کمال حاصل تھا۔ اردو، فارسی، عربی اور پشتو چاروں زبانوں کے قادر الکلام شاعر تھے۔ شعر و شاعری میں وہ شاعر کے اس قول کا مصداق تھے۔

قرنها باید که تا یک مرد حق پیدا شود بازید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

سالها باید که تا یک سنگ اصلی ز آفتاب لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ عقیدت اور احترام آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ساری عمر دارالعلوم کی خدمت میں بسر کردی، مختلف مدارس سے درس و تدریس کی پیشکش ہوئی تھی، لیکن آپ نے قبول نہ کیا۔ اور یوں فرمایا کہ میں اپنی مادر علمی کے ساتھ بے وفائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور تادم مرگ اسی پر قائم رہے اور اس شعر کے مصداق ٹھہرے۔

زمانہ معترف ہے اب ہماری استقامت کا

نہ ہم نے شاخ گل بدلا نہ ہم نے آشیانہ چھوڑا

جب میں بتقدیر الہی بندہ دارالعلوم تدریسی خدمات سرانجام دینے کے لئے آیا۔ تو آپ سے

ہمسائیگی اور مرافقت کا موقع ملا اور آپ کے ساتھ متعدد مجالس ہوئیں اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ کو بہت محبت اور ہمدردی کرنے والا پایا۔ گزشتہ چند سالوں میں مجھ پر جو حالات و واقعات گزرے ہیں، میں وہ آپ کو سناتا، تو آپ روتے تھے اور مجھ سے ارشاد فرماتے کہ ان واقعات کو ایک کتابی شکل دے دوں کیونکہ یہ آپ کی زندگی کے عجیب واقعات ہیں اور ارشاد فرماتے کہ آپ نے یہ حالات برداشت کر کے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر دی ہے۔ میں نے اپنی ایک تصنیف معارف الکافیہ بطور تحفہ کے آپ کی خدمت میں پیش کی، جیسے نہایت ہی پسند فرمایا۔

فرمایا کہ کسی اور نے لے لی اس لئے دوسرا نسخہ دے دیا کیونکہ وہ نسخہ کسی دوست نے لے لیا ہے۔ لیکن اس پہلے کہ میں یہ نسخہ ایک کو دیتا آپ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

ماکل مایتمنی المرء یدرکہ
تجرى الريح بما لا تشهى السفن

وفات سے پہلے آپ بیمار ہو گئے اور وہ بیماری شدت اختیار کرتی رہی، یہاں تک کہ رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ انسان طاعات و عبادات میں خوب اجتہاد کرے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ من جانب اللہ بندے کو بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دیا جائے اور اس پر وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اس میں کون سی صورت افضل ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ دوسری صورت افضل ہے کیونکہ اس میں خود اللہ تعالیٰ بندے کو کسی مشقت میں ڈال کر اور صبر کی توفیق دے کر اسے اپنے قریب کرتا ہے۔

بہر حال ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک و صالح اور برگزیدہ بندوں کو ہی مبتلا کر دیتا ہے یہ مضمون متعدد احادیث میں وارد ہے کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں اور پھر جو ان کے جتنا قریب ہوتے ہے اُسی قرب کی بقدر اس کو تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

الدھر یومان ذا من و ذا کدر
اماتری الریح ان هبت عواصفها
فلیس تقصف الا ما هو الشجر
واماتری البحر تعلو فوقها جیف
وتستقر باعلیٰ فعره الدرر
وفان تکسن عشب ایدی الزمان بنا
ونالنا من تمادی بؤسها الضرر
فضی السماء نجوم لاعداد لها
ولیس تکسف الا الشمس والقمر

ایام علالت میں دوبار آپ کی تیمارداری کے لئے ہسپتال حاضر ہوا، آپ مجھ سے ارشاد فرماتے کہ میری آپ سے بہت محبت ہے۔ آخر میں احمد خیری کا یہ شعر فانی صاحبؒ کی روح طیب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں (

کیف الاحاطہ بالفضائل والحجج
والعلم والاحلاص دون لعثر